آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق۔۱۱

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید:

عروض پر مضامین کے اس سلسلہ کے سبق۔۱۰ سے اُردو میں مستعمل بحروں کا بیان: بحرِ متقارب: پر مفصل گفتگو سے شروع کیا جا چکا ہے۔ آئندہ کے اسباق میں یہ سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ پہلے اُن بحروں کا ذکر ہوگا جو اُردو میں اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ تعداد میں کل دس (۱۰) ہیں۔ باقی کی نو (۹) بحریں وہ ہیں جو اُردو میں اپنی سالم شکل میں کبھی استعمال نہیں ہوتی ہیں اور صرف اپنی مزاحف شکلوں میں ہی مستعمل ہیں۔ سبق۔۹ میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ کون سی بحریں صرف اپنی مزاحف شکلوں میں ہی استعمال ہوتی ہیں۔ زیرِ نظر مضامین میں بحروں کے بیان کا جو طریقہ اَپنایا گیا ہے وہ بھی سبق۔۱۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ ازراہِ کرم اُس کو دیکھ لیں تا کہ آئندہ کی گفتگو میں سہولت رہے۔

آیئے اب ہم دوسری منزل کی جانب اپنے قدم بڑھائیں:

منزل نہیں ہے دور مگر ایک شرط ہے (رازؔ چاندپوری) رکھنا نظر بلند نشیب و فراز سے

☆☆☆☆☆☆☆

بحرِ مُتَدارِک

متدارک۔۱: تفعیل

بحرِ متدارک (مثمن سالم) کی تفعیل حسبِ ذیل ہے:

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن (یعنی فاعِلُن چار بار)

متدارک ۲: زحافات

فاعِلُن کے زحافات کی تعداد میں علمائے عروض میں اختلاف ہے اور یہ امر ایک عام قاری کے لئے بڑی الجھن کا باعث ہے کیونکہ اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہے کہ کس عالم کی بات کو مان لیا جائے اور کس کو نظر انداز کر دیا جائے۔ نیچے دی ہوئی تفصیل سے ان اختلافات کی وضاحت ہو جائے گی۔ بعد ازاں یہ کوشش کی جائے گی کہ کوئی ایسی درمیانی راہ اختیار کی جائے جو سب کے لئے مفید مطلب بھی ہو اور آسان بھی۔

مولانا نجم الغنی نجمی اپنی کتاب: بحرالفصاحت: میں فاعِلُن کے صرف سات (۷) زحافات بتاتے ہیں:

(۱) **فَعِلُن** (بہ کسرۂ عَین) (۲) **فَعلُن** (بہ سکونِ عَین) (۳) **فَعَل** (بہ سکونِ لام)

(۴) **فَع** (بہ سکونِ عَین) (۵) **فاعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین) (۶) **فاعِلا تُن** (۷) **فَعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین)

مرزا یاسؔ عظیم آبادی کی کتاب: چراغِ سخن: میں **فاعِلُن** کے درج ذیل آٹھ (۸) زحافات لکھے ہوئے ہیں:

(۱) **فَعِلُن** (بہ کسرۂ عَین) (۲) **فَعلُن** (بہ سکونِ عَین) (۳) **فاعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین)

(۴) **فاعِلا تُن** (۵) **فَعَل** (بہ سکونِ لام) (۶) **فَعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین)

(۷) **فَعلا ن** (بہ سکونِ عَین) (۸) **فَع** (بہ سکونِ عَین)

ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ کی کتاب: تفہیم العروض: میں درج بالا آٹھ زحافات کے علاوہ **فَعِلا تُن** بھی لکھا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں بحرِ متدارک کی ایک تفعیل کے بیان میں وہ اس کو بحرِ متقارب کی ایک تفعیل کا عکس بتاتے ہیں اور اس بنا پر تین اور زحافات کو بھی **فاعِلُن** کے زحافات کی فہرست میں شامل کر لیتے ہیں۔ وہ تین زحافات ہیں: **فَعِلُ ؛ فعولُ ؛ فعولُن**۔ گویا اُن کے نزدیک **فاعِلُن** کے بارہ (۱۲) زحافات ہیں۔

اِس اُلجھن میں مزید اضافہ ہوتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محمد زبیر فاروقی شوکتؔ الہ آبادی صاحب نے اپنی

کتاب: عمدہ اُردو عروض: میں **فاعِلُن** کے زحافات کی تعداد میں **فاع** کو بھی شامل کیا ہے۔

اس مرحلہ پر قاری کے لئے یہ فیصلہ کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے کہ مذکورہ زِحافات کی کون سی تعداد کو معتبر مانا جائے۔ زیرِ نظر مضمون میں قارئین کی سہولت اور آسانی کے پیشِ نظر اس مشکل کا یہ حل نکالا گیا ہے کہ زحافات کی ہر وہ شکل معتبر اور قابلِ قبول ہے جو کسی ماہرِ علم عروض نے اپنی کتاب میں لکھی ہے۔ گویا یہاں **فاعِلُن** کے درج ذیل **تیرہ (۱۳) زحافات** مانے جائیں گے اور انھیں تقطیع میں استعمال کیا جائے گا۔

(۱) **فَعِلُن** (بہ کسرۂ عَین) (۲) **فَعْلُن** (بہ سکونِ عَین) (۳) **فاعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین)

(۴) **فاعِلا تُن** (۵) **فَعَل** (بہ سکونِ لام) (۶) **فَعِلا ن** (بہ کسرۂ عَین)

(۷) **فعلا ن** (بہ سکونِ عَین) (۸) **فَع** (بہ سکونِ عَین) (۹) **فَعِلا تُن** (بہ کسرۂ عین)

(۱۰) **فَعِلُ** (بہ ضمِ لام) (۱۱) **فعو لُ** (بہ ضمِ لام) (۱۲) **فعو لُن** (۱۳) **فاع** (بہ سکونِ عین)

یہاں اس بات کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو غزل بحرِ متدارِک میں ہوگی اس میں یا تو اس کا سالم رکن فاعِلُن استعمال ہوگا یا پھر درجِ بالا زِحافات (سالم رُکن کے ساتھ یا اس کو شامل کئے بغیر) کسی رواں تقطیعی نقشہ کی شکل میں باندھے جائیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور رکن استعمال نہیں ہو سکتا ہے۔ بحرِ متدارک سالم، مثمن (فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن) اُردو میں بہت کم استعمال ہوئی ہے۔ اِن سالم ارکان پر مبنی غزلیں تلاش کرنا خاصی محنت اور وقت کا طالب ہے۔ اساتذہ کے یہاں بھی اس بحر میں کوئی غزل شاذ ہی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں اس بحر کا استعمال اُردو غزلیہ شاعری میں صرف ڈیڑھ فی صد کے قریب بتاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اگر اُردو کی ایک ہزار غزلیات اِدھر اُدھر سے یعنی بغیر کسی منصوبہ بندی کے (at random) دیکھی جائیں تو بہ مشکل پندرہ غزلیں اس بحر میں نکل سکتی ہیں۔ اس حقیقت کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ فاعِلُن کے زحافات پر مبنی غزلیں اور خصوصاً ان کی مضاعف صورتیں (یعنی ایسی تفاعیل جن میں زحافات تین یا چار کے بجائے چھ، آٹھ، دس، بارہ وغیرہ مرتبہ استعمال ہوئے ہوں) بہت مقبول ہیں۔ آگے دی

جانے والی مثالوں سے یہ بات اور واضح ہو جائے گی۔

متدارک۔۳ : مزاحف بحریں اور ان کی تفاعیل (یعنی افاعیلی نقشے)

بحرِ متدارک کے سالم رکن فاعِلُن کے ساتھ اگر اس کے دیگر زحافات ملائے جائیں تو بہت بڑی تعداد میں افاعیلی نقشے بن سکتے ہیں۔اسی طرح صرف زحافات کو ہی مختلف تعداد میں یا انھیں دوسرے زحافات سے ملا کر تفاعیل کی ایک بڑی تعداد وجود میں آتی ہے۔ان میں سے جو تفاعیل رَواں دَواں ہوں گے عام طور پر انھیں میں فکر کی گئی ہے۔ظاہر ہے کہ تمام ممکنہ تفاعیل ان مختصر مضامین میں دینی مشکل ہیں چنانچہ نیچے وہ تفاعیل دی جا رہی ہیں جو نسبتاً زیادہ مقبول و معروف ہیں۔جہاں جہاں تشریح کی ضرورت محسوس ہوئی ہے وہاں وضاحتی حاشیہ دے دیا گیا ہے۔کہیں کہیں تقطیع بیان کرتے ہوئے شاعر کا نام نہیں لکھا جا سکا ہے۔ان مضامین کو جب کتابی شکل دی جائے گی تو اُس وقت انشاءاللہ امکانی حد تک یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

(۱) مثمن سالم : فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(۲) مثمن مذال: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلا ن

(۳) مسدّس سالم: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(۴) مسدّس مذال: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلا ن

(۵) مربّع سالم: فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(۶) مربّع مذال: فاعِلُن ؛ فاعِلا ن

(۷) دس رکنی سالم: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(۸) بارہ رکنی سالم: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(۹) سولہ رکنی سالم: فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعَلُن ؛ فاعِلُن

حاشیہ: تفعیل ۔۱ تا تفعیل ۔۶ کے نمونے پر تفعیل ۔۷ تا تفعیل ۔۹ کے آخری رکن کو فاعِلُن کے بجائے فاعِلان کر دینے سے ان بحروں کی مذال صورت بن جاتی ہے۔ان تفاعیل کو یہاں نہیں لکھا جا رہا ہے۔

(۱۰) مثمن مخبون: فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن

(۱۱) دس رکنی مخبون: فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن

(۱۲) بارہ رکنی مخبون: فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن

(۱۳) چودہ رکنی مخبون: فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن

(۱۴) سولہ رکنی مخبون: فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن ؛فَعِلُن

حاشیہ: تفعیل ۔۱۰ تا تفعیل ۔۱۴ میں آخری رکن فَعِلُن کو فعِلان سے بدلنے سے ان کی مذال شکل بن جاتی ہے۔اختصار کے پیش نظر ان تفاعیل کو یہاں نہیں لکھا جا رہا ہے۔

(۱۵) مثمن مقطوع: فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن

(۱۶) دس رکنی مقطوع:: فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن

(۱۷) بارہ رکنی مقطوع: فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛:فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن

(۱۸) چودہ رکنی مقطوع: فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن

(۱۹) سولہ رکنی مقطوع: فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن

حاشیہ: نیچے بحر متدارک کی چند اور تفاعیل دی جا رہی ہیں۔ان کے نام دینے سے احتراز کیا گیا ہے کیونکہ نام جاننا ضروری نہیں ہے۔مزید تفاعیل کے لئے عروض کی کسی معتبر کتاب کو دیکھا جا سکتا ہے۔ہر تفعیل کا احاطہ ان

مضامین میں ممکن نہیں ہے۔

(۲۰) فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فَع

(۲۱) فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛فَع ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فَع

(۲۲) فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعِلُن ؛فَع ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع

(۲۳) فَعلُن ؛ فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَع

(۲۴) فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَعلُن ؛فَع

(۲۵) فاعلُن ؛فَعَل ؛ فاعلُن ؛فَعَل

(۲۶) فاعلُن ؛ فَعلُن ؛ فاعلُن ؛فَعولُن

اگر ان مثالوں پر قیاس کیا جائے تو تفاعیل کی بے شمار شکلیں بن سکتی ہیں۔اُردو شاعری میں ہر تفعیل پر اشعار نہیں کہے گئے ہیں۔کچھ شکلیں اپنی غنائیت اور رَوانی کی بنا پر بہت مقبول رہی ہیں اور کچھ کو شعرا نے نظر انداز کر دیا ہے۔انسان یوں بھی فطرتاً سہل انگار اور آسان پسند ہے اس لئے پیچیدہ یا مشکل بحروں میں منظومات کی کمی یا فقدان حیرت کی بات نہیں ہے۔

ایک بات مزید یہاں کہنا ضروری ہے۔جس طرح بحر متقارب میں ایسی صورت بتائی گئی تھی جس میں شعر کا ایک مصرع ایک تفعیل میں اور دوسرا کسی اور تفعیل میں رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح بحر متدارک میں بھی ایسی صورت ممکن ہے۔مثال کے طور پر ایک مصرع تفعیل۔۱ میں اور دوسرا تفعیل۔۲ میں ہوسکتا ہے۔ان تفاعیل کی ترتیب بدلی بھی جاسکتی ہے۔دوسرے الفاظ میں ایک ہی غزل میں درج ذیل تفاعیل کا اجتماع قابل قبول ہے:

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن   فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن   فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلان

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلان   فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

متدارک ۔ ۴ : بحرِ متدارک کے اشعار کی تقطیع

نیچے بحرِ متدارک کے متعدد اشعار کی تقطیع کی جائے گی۔ان اشعار کی ترتیب میں اوپر دی ہوئی تفاعیل کی ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔اس تکلف کا اہتمام ممکن تو تھا لیکن وقت کے صحیح استعمال کے مدّنظر اسے ضروری نہیں سمجھا گیا۔اس مرحلہ پر بحرِ متقارب کے اشعار کی تقطیع (سبق ۔۱۰) کے سلسلہ میں لکھی گئی وضاحت دوبارہ دیکھ لیجئے کیونکہ اس سے تقطیع کے اصول اور تقطیع بیان کرنے کا طریقہ ذہن میں تازہ ہو جائیں گے۔تو آیئے اب بسم اللہ کی جائے!

---

(۱) اورکیا ہے سیاست کے بازار میں — کچھ کھلونے سجے ہیں دُکانوں کے بیچ

اَورَ کا؛ ہےسِ یا؛ ست کِ با؛ زارَ مے — کُچ کِ لَو؛ نےسَ جے؛ ہےدُ کا؛ نوک بِیچ

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن — فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلان

(جاں نثار اختؔر)

---

(۲) دل جو ہوتا حرم کا کبوتر منیؔر — میری عرضی پہنچ جاتی سرکار تک

دل جُ ہو؛ تاحَ رَم؛ کا کَ بو؛ تَرمُ نیر — مے ری عَر؛ ضی پُ ہچ؛ جاتِ سر؛ کا رَتک

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلان — فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(منیؔر لکھنوی)

---

(۳) کوئی صورت ہو الزام کی دوستو — رو چکی بے کسی شام کی دوستو

کوءِصو؛ رَت ہُ اِل؛ زامَ کی؛ دوسَ تو — روچُ کی؛ بےکَ سی؛ شامَ کی؛ دوسَ تو

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن — فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(شہریار)

---

(۴) ان بتوں کی محبت بھی کیا چیز ہے　　دل لگی دل لگی میں خدا مل گیا

اِن بُتو؛ کی مُ حَب ؛ بَت بِ کا؛ چی زَ ہے　　دِل لَ گی؛ دِل لَ گی؛ مے خُ دا: مِل گَ یا

فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن　　فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن

(فؔنا نظامی کانپوری)

---

(۵) عشق میں کیا عجب معجزہ ہوگیا　　دَرد حد سے بڑھا تو دَوا ہوگیا

عِش قَ مے؛ کا عَ جَب؛ مُع جِ زہ؛ ہو گَ یا　　دَر دَ حد؛ سے بَ ڑا؛ تو دَوا؛ ہو گَ یا

فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن　　فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن

(سرور راز سروؔر)

---

(٦) لب پہ آئے اگر تو دھواں ہی دھواں　　عشق شعلہ ہے گر من ہی من میں جلے

لَب پِ آ؛ ئے اَ گر؛ تو دُوا؛ ہی دُوا　　عِش قَ شُع: لہ ہِ گر؛ من ہِ من؛ مے جَلے

فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن　　فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن

(احمد فراؔز)

---

(۷) منزلیں عشق کی الاماں، الاماں　　ہر نفس کشمکش، ہر قدم امتحاں

مَن زِ لے؛ عِش قَ کی؛ اَل اَما؛ اَل اَما　　ہر نَ فَس؛ کَش مَ کَش؛ ہر قَ دَم؛ اِم تِ حا

فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن　　فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن؛ فاعِلُن

(اقباؔل صفی پوری)

---

(۸) کیسا سنسان ہے دشت ِ آوارگی   ہر طرف دھوپ ہے ہر طرف تشنگی
کےسَ سُن ؛ سان ہے؛ دَش تِ آ؛ وارَ گی   ہر طَ رَف ؛ دُو پَ ہے؛ ہر طَ رَف ؛ تِش نَ گی
فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن   فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(خلیل الرحمٰن اعظمی)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۹) ایک رستے کی بے انتہا منزلیں   ایک منزل کے بے انتہا راستے
اے کَ رَس ؛ تے کِ بے؛ اِن تِ ہا؛ مَن زِ لے   اے کَ مَن ؛ زِل کِ بے: اِن تِ ہا؛ راس تے
فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن   فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

(حفیظؔ ہوشیار پوری)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱۰) آشیاں جل گیا گلستاں لُٹ گیا ہم قفس سے نکل کر کدھر جائیں گے
آ شِ یا؛ جل گَ یا؛ گل سِ تا؛ لٹ گَ یا؛ ہم قَ فس ؛ سے نِ کل ؛ کر کِ دَر ؛ جاءِ گے
اتنے مانوس صیاد سے ہو گئے اب رہائی ملی بھی تو مر جائیں گے
اِت نے ما؛ نوس صَی : یا دَ سے؛ ہو گَ ئے ؛ اب رِ ہا؛ ئی مِ لی؛ بی تُ مر؛ جاءِ گے
فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱۱) دیا اپنی خودی کو جو ہم نے مٹا وہ جو پردا سا بیچ میں تھا نہ رہا
دِ یَ اَپ ؛ نِ خُ دی؛ کُ جُ ہم ؛ نِ مِ ٹا؛ وُ جُ پَر ؛ دَ سَ بی: چ مِ تا؛ نَ رَ ہا
فَعِلُن ؛ فَعِلُن ؛ فِعِلُن ؛ فَعِلُن ؛ فَعِلُن ؛ فَعِلُن ؛ فِعِلُن ؛ فَعِلُن

رہا پردے میں اب نہ وہ پردہ نشیں کوئی دوسرا اس کےسوانہ رہا

رَہ پَر؛ دِمِ اَب؛نَ وُپَر: دَنِ شی: کُ ءِدُو؛ سَ رَاُس؛ کِ سِ وا؛ نَ رَہا

فَعِلُن، فَعِلُن؛ فِعِلُن؛ فَعِلُن، فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فِعِلُن؛ فَعِلُن

ظفؔرآدمی اُس کو نہ جانئے گا وہ ہو کتنا ہی صاحب فہم و ذکا

ظَ فَ راا: دَمِ اُس؛ کُ نَ جا؛ نِ ءِگا؛ وُ ہُ کِت :نَ ہِ صا؛ حِ بِ فہ:مُ ذَ کا

جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

جِ سِ ءَ ؛شَ مِ یا: دِخُ دا؛ن رَہی؛جِ سِ طے؛شَ مِ خو؛ فِ خُ دا؛ نَ رَہا

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فِعِلُن؛فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فِعِلُن؛ فَعِلُن

(بہادرشاہ ظفؔر)

----

(۱۲) ہجرکی لمبی رات کا خوف نکل جائے آنکھوں پر پھر نیندکا جادو چل جائے

ہج رَکی:لَم بی؛راتَ کا؛جادو؛چل جا:ئے اا کو؛ پَر پِر؛ نی دَ کا: جادو؛ چل جا:ئے

فَعِلُن؛فَعلُن؛فَعِلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَع فعلُن؛فَعلُن؛فَعِلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَع

(شہریاؔر)

----

(۱۳) روشن تو کردینا لَو سرگوشی کی جب میری آواز کا سایا ڈھل جائے

روشن؛تو کر؛ دےنا؛ لوسر؛گوشی؛کی جب مے؛ری اا؛وازَ کا؛سایا؛ڈَل جا؛ئے

فَعلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَع فعلُن؛فَعلُن؛فَعِلُن؛فَعلُن؛فَعلُن؛فَع

(شہریاؔر)

----

(۱۴) نہیں روک سکو گے جسم کی ان پروازوں کو

نَ ہِ رو؛ کَ سَ کو: گے جِس؛ مَ کی اِن؛ پَر وا؛ زو کو

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

بڑی بھول ہوئی جو چھیڑ دیا کئی سازوں کو

بَ ڑِ بو؛ لَ ہُ ئی؛ جو چے؛ ڑَ دِیا؛ کَ ئی سا: زو کو

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن

مجھے کچھ لوگوں کی رُسوائی منظور نہیں

مُ جِ کُچ؛ لوگو؛ کی رُس: وائی؛ من ظو؛ رَ نَ ہی

فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

نہیں عام کیا جو میں نے اپنے رازوں کو

نَ ہِ عا؛ مَ کِ یا؛ جو مے؛ نے اَپ؛ نے را؛ زو کو

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

(شہریاؔر)

---

(۱۵) بنیاد جہاں میں کجی کیوں ہے (شہر) ہر شے میں کسی کی کمی کیوں ہے

بُن یا؛ دِ جَ ہا: مِ کَ جی: کو ہے ہر شے؛ مِ کِ سی؛ کِ کَ می؛ کو ہے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن

(شہریاؔر)

---

(۱۶) کچھ تجھ کو خبر ہے ہم کیا کیا اے شورشِ دوراں بھول گئے

کُچ تج؛ کُ خَ بر؛ ہے ہم؛ کا کا؛ اے شو؛ رِشِ دَو: رابو؛ لَ گَ ئے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

وہ زلف پریشاں بھول گئے وہ دیدۂ گریاں بھول گئے

وُزُل؛ فِ پَ ری؛ شابو؛ لَ گَ ئے؛ وُ دی؛ دَ ءِ گر؛ یابو؛ لَ گَ ئے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

سب کا تو مداوا کر ڈالا اور اپنا مداوا کر نہ سکے

سَب کا؛ تُ مدا؛ واکر؛ ڈالا؛ اُ راَپ؛ نَ مِ دا؛ واکر؛ نَ سَ کے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

سب کے تو گریباں سی ڈالے اپنا ہی گریباں بھول گئے

سب کے؛ تُ گَ ری؛ باسی؛ ڈالے؛ اَپ نا؛ ہِ گرے؛ بابو؛ لَ گَ ئے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

(اسرار الحق مجازؔ لکھنوی)

---

(۱۷) مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

مَس جِد؛ تُ بَ نا: دی پل؛ بَر مے؛ ای ما؛ کِ حَ را؛ رَت وا؛ لو نے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

من اپنا پرانی پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

من اَپ؛ نَ پُ را؛ ناپا؛ پی ہے؛ بَرسو؛ مِ نَ ما؛ زی بَن؛ نَ سَ کا

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

(علامہ اقبال)

----

(۱۸) اپنی صورت ذرا تم دکھادو میرے دل کی لگی کو بجھادو

اَپ نِ صو؛ رَت ذَرا؛ تم دِکا؛ دو مے رِ دِل؛ کی لَ گی ؛ کو بُجا؛ دو

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع

اس کو جنت کی پرواہی کیا ہے جس کو تم اپنے کوچے میں جادو

اُس کُ جن؛ نَت کِ پَر: واہِ کا؛ ہے جِس کُ تم؛ اَپ نِ کو: چے مِ جا؛ دو

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع

(نجم الغنی نجمی)

----

(۱۹) جان دیتی ہوں رورو کے دیکھو، آنکھیں کھولو ذرا منھ سے بولو

جانَ دے؛ تی ہُ رو؛ روک دِ دے؛ کو؛ اا کِ کو؛ لو ذَرا؛ مُہ سِ بو؛ لو

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع

پنی بے کس بہن کی خبر لو، میرے ماں جائے مظلوم بھائی

اَپ نِ بے؛ کَس بِ ہن: کی خَ بَر: لو؛ مے رِما: جاءِ مظ ؛ لوم َبا: ئی

فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ فَع

----

(۲۰) گئے دونوں جہانوں کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے

گَ ءِ دو؛ نُ جَ ہا؛ نُ کِ کا؛ مَ سِ ہم؛ نَ اِدر؛ کِ رِ ہے؛ نَ اُدر؛ کِ رَ ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وِصال صنم، نہ اِدھر کے رہے ، نہ اُدھر کے رہے

نَ خُ دا؛ ہِ مِ لا؛ نَ وِصا؛ لِ صَ نم؛ نَ اِدر؛ کِ رَ ہے؛ نَ اُدر؛ کِ رَ ہے

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن

----

(۲۱) مرا دُشمن اگرچہ زمانہ رہا ترا یوں ہی میں دوست یگانہ رہا

مِرادُش؛ مَنَ گر؛ چِ زَما؛ نَ رَہا تِ رایو؛ ہِ مَ دو؛ سَ یَ گا؛ نَ رَہا

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن

----

(۲۲) نہ گلوں میں گلوں کی سی بو وہ رہی، نہ عزیزوں میں لطف کی خو وہ رہی

نَ گُلو: مِ گُلو؛ کِ سِ بو؛ وُ رَہی؛ نَ عَ زی؛ زُ مِ لُط؛ فَ کِ خو؛ وُ رَہی

نہ وہ آن رہی نہ اُمنگ رہی، نہ وہ رندی و زہد کی جنگ رہی

نَ وُ اا؛ نَ رَہی؛ نَ اُ مَگ؛ گَ رَہی؛ نَ وُ رِن؛ دِ وُ زُہ؛ دَ کِ جَگ؛ گَ رَہی

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن

----

(۲۳) ڈھلکے ڈھلکے آنسو ڈھلکے چھلکے چھلکے ساغر چھلکے

ڈَل کے؛ ڈل کے؛ ااسو؛ ڈَل کے چَل کے؛ چَل کے؛ ساغر؛ چَل کے

فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

(آدا جعفری)

----

(۲۴) ہوگا سکوں بھی ہوتے ہوتے سو جاؤں گا روتے روتے

ہوگا؛ سُ کُ بِی؛ ہوتے؛ ہوتے سوجا؛ وُ گا؛ روتے؛ روتے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

(تابش دہلوی)

----

(۲۵) مرے گریہ سے جاوے ہے صبر وسکوں، مرے اشکوں سے ٹپکے ہے قطرۂ خوں

مِ رِ گر؛ یَ سِ جا؛ وِ ہِ صَب؛ رُ سُ کو؛ مِ رِ اَش؛ کُ سِ ٹَپ؛ کِ ہِ قَط؛ رَ ءِ خو

ارے چین نہیں مجھے پیارے کبھوں، مجھے اس تری مہر ووَفا کی قسم

اَرِ چے؛ نَ نَہی؛ مُ جِ پا: رِ کَ بو؛ مُ جِ اُس؛ تِ رِ مِہ؛ رُ وَ فا؛ کِ قِ سم

یہی کہتی تھی لیلیٰؑ پردہ نشیں، نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم

یِ ہِ کہ؛ تِ تِ لے؛ لَ ءِ پَر؛ دَ نِ شی؛ نَ ہِ کا؛ تِ اَدَب؛ سِ خُ دا؛ کِ قَ سم

غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم، اسی کشتۂ ناز و اَدا کی قسم

غَ مِ قے؛ سَ سِ وا؛ مُ جِ کُچ؛ نَ ہِ غم؛ اُ سِ کُش؛ تَ ءِ نا؛ زُ اَدا؛ کِ قَ سم

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعِلُن

(نواب مرزا محمدؐ تقی)

---

(۲۶) جانا جانا جلدی کیا ہے ان باتوں کو جانے دو

جانا؛ جانا؛ جل دی؛ کا ہے؛ ان با؛ تو کو؛ جانے؛ دو

فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَع

ٹھہرو ٹھہرو دل تو ٹھہرے مجھ کو ہوش تو آنے دو

ٹہرو؛ ٹہرو؛ دل تو؛ ٹہرے؛ مج کو؛ ہوش تُ؛ اانے؛ دو

فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَع

(صفی لکھنوی)

---

(۲۷) کبھی اُن کی ملن کی آشا نے اِک جوت جگا دی تھی من میں

کَ بِ اُن؛ کِ مِلَن؛ کی اا؛ شانے؛ اِک جو؛ تَ جَ گا؛ دی تی؛ من مے

فَعِلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

اب من کا اُجالا سَنولایا پھر شام سے اپنے آنگن میں

اَب مَن؛ کَ اُجا؛ لاسَو؛ لایا؛ پِر شا؛ مَ سِ اَپ؛ نے اا؛ گَن مے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعلُن

(ابن انشا)

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

(۲۸) جب ڈوبنے والے ڈوب چکے اور ساحل و دریا ایک ہوئے

جَب ڈو؛ بَ نِ وا؛ لے ڈو؛ بَ چُ کے؛ اُر سا؛ حِ لُ دَر؛ یا اے؛ کَ ہُ ئے

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

پھر لطفِ اُمید و بیم کہاں دریا میں نہیں ساحل میں نہیں

پِر لُط؛ فِ اُمی؛ دُو بی؛ مَ کَ ہا؛ دَریا؛ مِ نِ ہی؛ ساحِل؛ مِ نَ ہی

فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن؛ فَعلُن؛ فَعِلُن

(فانی بدایونی)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک گزارش: علم عروض ایک مشکل اور پیچیدہ علم ہے۔ زیر نظر مضامین میں کوشش کی جاتی ہے کہ غلطیاں کم سے کم ہوں لیکن پھر بھی اغلاط کا دَر آنا ممکن ہے۔ اگر قارئین کو کہیں کوئی خامی یا کمی نظر آئے تو از راہِ کرم راقم الحروف کو اس ای میل پر مطلع فرما دیں۔ انشا اللہ تصحیح کر لی جائے گی۔ شکریہ

www.sarwarraz.com